دوم ایڈیشن: ماہِ ذوالحجہ 1443ھ/جولائی 2022

عیدین کی نماز کے طریقے اور چند بنیادی مسائل پر مشتمل ایک عام فہم رسالہ

عیدین کی نماز
کا طریقہ مع چند ضروری مسائل

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تفصیلی فہرست

عید کی نماز کا وقت:

1۔ سورج نکلنے کے بعد جب اشراق کا وقت ہو جائے تو عیدین کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو کہ نصف النہار عرفی یعنی زوال سے پہلے تک رہتا ہے، اس دوران کسی بھی وقت عیدین کی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر کی نماز کے مقابلے میں جلد ادا کی جائے تاکہ لوگ نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد سہولت کے ساتھ قربانی کر سکیں، اس میں دوسرا فائدہ یہ بھی ہے کہ قربانی کرنے والے حضرات جو عید کے دن اپنی قربانی کے جانور سے کھانے کی ابتدا کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی جلد قربانی سے فارغ ہو کر سہولت سے اس مستحب پر عمل کر سکیں گے۔

2۔ عید الفطر کی نماز اگر شدید عذر کی وجہ سے عید کے پہلے دن زوال سے پہلے تک ادا نہیں کی گئی تو ایسی صورت میں عید کے دوسرے دن اشراق کے وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک عید الفطر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے، اور اگر دوسرے دن بھی ادا نہ کی جاسکی تو پھر اس کے بعد ادا کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر کسی عذر کے بغیر عید کے پہلے دن عید کی نماز ادا نہ کی جاسکی تو ایسی صورت میں عید کے دوسرے دن ادا نہیں کی جاسکتی، ایسی صورت میں توبہ اور استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔

3۔ عید الاضحیٰ کی نماز میں افضل تو یہی ہے کہ عید کے پہلے دن ادا کر لی جائے، البتہ یہ نماز عید کے تیسرے دن تک ادا کی جاسکتی ہے کہ ان تین دنوں میں اشراق کے وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک کسی بھی وقت ادا کر لی جائے، البتہ بلا عذر اس قدر مؤخر کرنا مکروہ ہے۔

- جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ من حِينِ تَبْيَضُّ الشَّمْسُ إلَى أَنْ تَزُولَ، كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ» وَكَذَا في «التَّبْيِينِ». وَالْأَفْضَلُ أَنْ يُعَجِّلَ الْأَضْحَى وَيُؤَخِّرَ الْفِطْرُ، كَذَا في «الْخُلَاصَةِ» ... وَتُؤَخَّرُ صَلَاةُ عِيدِ الْفِطْرِ إلَى الْغَدِ إذَا مَنَعَهُمْ من إقَامَتِهَا عُذْرٌ بِأَنْ غُمَّ عليهم الْهِلَالُ وَشُهِدَ عِنْدَ الْإِمَامِ بَعْدَ الزَّوَالِ أو قَبْلَهُ بِحَيْثُ لَا يُمْكِنُ جَمْعُ الناس قبل الزَّوَالِ أو صَلَّاهَا في يَوْمِ غَيْمٍ فَظَهَرَ أنها

وَقَعَتْ بَعْدَ الزَّوَالِ، وَلَا تُؤَخَّرُ إلَى بَعْدِ الْغَدِ، وَالْإِمَامُ لو صَلَّاهَا مع الْجَمَاعَةِ وَفَاتَتْ بَعْضَ الناس لَا يَقْضِيهَا من فَاتَتْهُ، خَرَجَ الْوَقْتُ أو لم يَخْرُجْ، هَكَذَا في «التَّبْيِينِ». وإذا حَدَثَ عُذْرٌ يَمْنَعُ من الصَّلَاةِ في يَوْمِ الْأَضْحَى صَلَّاهَا من الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ، وَلَا يُصَلِّيهَا بَعْدَ ذلك، كَذَا في «الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ»، ثُمَّ الْعُذْرُ هَهُنَا لِنَفْيِ الْكَرَاهَةِ حتى لو أَخَّرُوهَا إلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ من غَيْرِ عُذْرٍ جَازَتِ الصَّلَاةُ وقد أَسَاءُوا، وفي الْفِطْرِ لِلْجَوَازِ حتى لو أَخَّرُوهَا إلَى الْغَدِ من غَيْرِ عُذْرٍ لَا يَجُوزُ، هَكَذَا في «التَّبْيِينِ». وَوَقْتُهَا من الْغَدِ كَوَقْتِهَا من الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، كَذَا في «التَّتَارْخَانِيَّة».
(الْبَابُ السَّابِع عَشَرَ في صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)

عید کی نماز کی شرائط:

واضح رہے کہ خطبے کے علاوہ عید کی نماز کی شرائط تقریباً وہی ہیں جو کہ جمعہ کی نماز کی ہیں، اس لیے:

1۔ خواتین پر عید کی نماز واجب نہیں، اس لیے انھیں عید کی نماز کے لیے مسجد یا عید گاہ جانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (رد المحتار)

2۔ عید کی نماز صرف شہر اور ایسے بڑے گاؤں اور دیہات میں واجب ہوتی ہے جہاں جمعہ کی ادائیگی واجب ہو، یہی وجہ ہے کہ جہاں جمعہ کی نماز جائز نہ ہو تو وہاں عید کی نماز بھی جائز نہیں، اس لیے ایسے مقامات ہر عید کی نماز سے اجتناب کرنا چاہیے۔ بعض چھوٹے گاؤں اور دیہاتوں میں جہاں جمعہ کی نماز جائز نہیں ہوتی وہاں کے لوگ جمعہ کی نماز تو ادا نہیں کرتے لیکن عید کی نماز ادا کرتے ہیں، واضح رہے کہ ایسی جگہوں میں عید کی نماز کی ادائیگی صریح غلطی ہے۔ (رد المحتار)

3۔ عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے، اس لیے تنہا عید کی نماز ادا کرنا درست نہیں، اس لیے عید کی جماعت میں شامل ہونے کا بھرپور اہتمام ہونا چاہیے، اگر ایک مسجد یا عید گاہ میں نمازِ عید کی جماعت میسر نہ آئے تو دوسری مسجد یا عید گاہ جا کر جماعت میں شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیے، البتہ جس شخص سے نمازِ عید کی جماعت چھوٹ جائے اور جماعت کے ساتھ عید کی نماز کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو تو اس کے لیے بہتر یہ ہے

کہ وہ گھر میں تنہا چار رکعات نفل نماز ادا کرلے۔ (البحر الرائق)

4۔ نمازِ جمعہ کی طرح نمازِ عید کی جماعت کے لیے بھی امام سمیت کم از کم چار عاقل بالغ مرد حضرات کا ہونا ضروری ہے، اس سے کم افراد کی شرکت سے نمازِ عید کی جماعت منعقد نہیں ہوتی، یہی حنفیہ کا مشہور اور راجح قول ہے، اس لیے مجبوری کی حالت میں بھی اسی کی پیروی کرنی چاہیے۔

جہاں تک خطبے کا تعلق ہے تو خطبہ نمازِ جمعہ کے لیے فرض اور شرط ہے جو کہ نماز سے پہلے دیا جاتا ہے، جبکہ خطبہ عید کے لیے سنت ہے جو کہ عید کی نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ (رد المحتار)

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَيُشْتَرَطُ لِلْعِيدِ ما يُشْتَرَطُ لِلْجُمُعَةِ إلَّا الْخُطْبَةَ، كَذَا في «الْخُلَاصَةِ»، فَإِنَّهَا سُنَّةٌ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَتَجُوزُ الصَّلَاةُ بِدُونِهَا، وَإِنْ خَطَبَ قبل الصَّلَاةِ جَازَ وَيُكْرَهُ، كَذَا في «مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ».

عید کی نماز کے لیے اذان واقامت کا حکم:

عید کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جاتی ہے، کیوں کہ صرف پنج وقتہ باجماعت نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان اور اقامت سنتِ مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ سنتوں، نوافل، وتر، تراویح، عیدین، نمازِ جنازہ، نمازِ استسقا، چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز اور اسی طرح کسی بھی نماز کے لیے اذان واقامت کا حکم نہیں۔

- فتاویٰ ہندیہ:

الْأَذَانُ سُنَّةٌ لِأَدَاءِ الْمَكْتُوبَاتِ بِالْجَمَاعَةِ كَذَا في «فَتَاوَى قَاضِي خَانْ»، وَقِيلَ: إنَّهُ وَاجِبٌ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ، كَذَا في «الْكَافِي»، وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ، هَكَذَا في «الْمُحِيطِ»، وَالْإِقَامَةُ مِثْلُ الْأَذَانِ في كَوْنِهِ سُنَّةً لِلْفَرَائِضِ فَقَطْ، كَذَا في «الْبَحْرِ الرَّائِقِ»، وَلَيْسَ لِغَيْرِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ نَحْوِ السُّنَنِ وَالْوِتْرِ وَالتَّطَوُّعَاتِ وَالتَّرَاوِيحِ وَالْعِيدَيْنِ أَذَانٌ وَلَا إقَامَةٌ، كَذَا في «الْمُحِيطِ»، وَكَذَا لِلْمَنْذُورَةِ وَصَلَاةِ الْجِنَازَةِ وَالِاسْتِسْقَاءِ وَالضُّحَى وَالْإِفْزَاعِ، هَكَذَا في «التَّبْيِينِ» وَكَذَا لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ، كَذَا في «الْعَيْنِيِّ شَرْحِ الْكَنْزِ».

عید کی نماز کا حکم اور اس کی رکعات کی تعداد:

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز واجب ہے اور اس کی دو رکعات ہیں۔(ردالمحتار)

عید کی نماز میں قیام کا حکم:

عید کی نماز میں قیام فرض ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر عید کی نماز ادا کرنا جائز نہیں۔
(ردالمحتار، عمدۃ الفقہ وغیرہ)

عید کی نماز میں ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کا حکم:

عید کی نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں ثنا، تعوُّذ اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، جبکہ دوسری رکعت میں سورتِ فاتحہ سے پہلے صرف بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، البتہ مقتدی کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ پہلی رکعت میں قرأت شروع ہونے سے پہلے صرف ثنا پڑھے گا، جبکہ دوسری رکعت کے شروع میں کچھ بھی نہیں پڑھے گا۔
(ردالمحتار)

عید کی نماز میں سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کا حکم:

نمازِ عید کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔ (ردالمحتار کتاب الصلاۃ)

سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کی تفصیل:

سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو کوئی بھی سورت مِلالی جائے، یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں، یا ایک یا دو ایسی آیات جو تیس حروف کے برابر ہوں وہ مِلالی جائیں۔ یہ تو کم از کم مقدار ہے، جس سے نماز درست ہو سکے گی۔(ردالمحتار)

تنبیہ:

واضح رہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورتِ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا۔

عید کی نماز کی مستحب قراَت:

عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا مستحب ہے کیوں کہ حضور اقدس ﷺ سے عیدین کی نماز میں ان سورتوں کی قراَت ثابت ہے، جیسا کہ مسند احمد میں ہے:

٢٠٠٨٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ«سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ«هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ».

البتہ یہ واضح رہے کہ کبھی کبھار ان کے علاوہ دیگر سورتیں بھی پڑھنی چاہییں تاکہ لوگ ان سورتوں کو عیدین کی نماز کے لیے لازم نہ سمجھ لیں۔

- الدر المختار میں ہے:

(وَيُكْرَهُ التَّعْيِينُ) كَالسَّجْدَةِ وَ«هَلْ أَتَى» [الدهر: ١] لِفَجْرِ كُلِّ جُمُعَةٍ، بَلْ يُنْدَبُ قِرَاءَتُهُمَا أَحْيَانًا.

- رد المحتار میں ہے:

أَقُولُ: عَلَى أَنَّهُ فِي غَايَةِ الْبَيَانِ لَمْ يُصَرِّحْ بِالتَّعْمِيمِ الْمَذْكُورِ، وَأَيْضًا فَإِنَّ إيهَامَ هَجْرِ الْبَاقِي يَزُولُ بِقِرَاءَتِهِ فِي صَلَاةٍ أُخْرَى، وَأَيْضًا ذَكَرَ فِي وِتْرِ الْبَحْرِ عَن «النِّهَايَةِ» أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَقْرَأَ سُورَةً مُتَعَيِّنَةً عَلَى الدَّوَامِ لِئَلَّا يَظُنَّ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّهُ وَاجِبٌ اھ فَهَذَا يُؤَيِّدُ مَا فِي الْفَتْحِ أَيْضًا. هَذَا، وَقَيَّدَ الطَّحَاوِيُّ والإسبيجابي الْكَرَاهَةَ بِمَا إذَا رَأَى ذَلِكَ حَتْمًا لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ، أَمَّا لَوْ قَرَأَهُ لِلتَّيْسِيرِ عَلَيْهِ أَوْ تَبَرُّكًا بِقِرَاءَتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَا كَرَاهَةَ، لَكِنْ بِشَرْطِ أَنْ يَقْرَأَ غَيْرَهَا أَحْيَانًا لِئَلَّا يَظُنَّ الْجَاهِلُ أَنَّ غَيْرَهَا لَا يَجُوزُ. وَاعْتَرَضَهُ فِي الْفَتْحِ بِأَنَّهُ لَا تَحْرِيرَ فِيهِ؛ لِأَنَّ الْكَلَامَ فِي الْمُدَاوَمَةِ. اھ وَأَقُولُ: حَاصِلُ مَعْنَى كَلَامِ هَذَيْنِ الشَّيْخَيْنِ بَيَانُ وَجْهِ الْكَرَاهَةِ فِي الْمُدَاوَمَةِ وَهُوَ أَنَّهُ إنْ رَأَى ذَلِكَ حَتْمًا يُكْرَهُ مِنْ حَيْثُ تَغْيِيرُ الْمَشْرُوعِ، وَإِلَّا يُكْرَهُ مِنْ حَيْثُ إيهَامُ الْجَاهِلِ، وَبِهَذَا الْحَمْلِ يَتَأَيَّدُ أَيْضًا كَلَامُ الْفَتْحِ السَّابِقِ، وَيَنْدَفِعُ اعْتِرَاضُهُ اللَّاحِقُ، فَتَدَبَّرْ. [فَصْلٌ فِي الْقِرَاءَة]

مسئلہ: عید کی نماز میں امام کے لیے بلند آواز سے قراَت کرنا واجب ہے۔ (رد المحتار)

عید کی نماز کا طریقہ:

عید کی نماز بھی بنیادی طور پر عام دو رکعات نماز ہی کی طرح ہے کہ عام نماز کی طرح عید کی نماز میں بھی فرائض، واجبات اور سنتوں کی رعایت کی جائے گی۔ البتہ عید کی نماز میں صرف چھ زائد واجب تکبیرات ہیں، جن میں سے تین تکبیرات پہلی رکعت میں ثنا یعنی ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ'' کے بعد کہی جاتی ہیں جبکہ باقی تین تکبیرات دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے کہی جاتی ہیں۔

عید کی نماز کے لیے نیت:

عید کی نماز شروع کرنے سے پہلے نیت کرے کہ میں چھ زائد تکبیروں کے ساتھ عید کی دو رکعت واجب نماز ادا کرتا ہوں۔ البتہ مقتدی امام کی اقتدا کی بھی نیت کرے کہ امام کے پیچھے نماز ادا کرتا ہوں۔ نیت در حقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، اس لیے دل میں نیت کرلینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کرلے تب بھی درست ہے۔

نیت کرنے کے بعد سنت کے مطابق کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیرِ تحریمہ کہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام اور مقتدی دونوں ثنا پڑھیں۔ ثنا کے بعد تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔

عید کی تین زائد تکبیرات ادا کرنے کا طریقہ:

عید کی تین زائد تکبیرات ادا کرتے وقت پہلی اور دوسری تکبیر کے لیے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیے جائیں گے، البتہ تیسری تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں گے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

- کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پہلی تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے۔
- پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے۔
- پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہے اور اس کے بعد ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔

مسئلہ:

تین زائد تکبیریں ادا کرتے وقت ان کے مابین تین تسبیحات کے بقدر وقفہ کرنا بہتر ہے، لیکن اگر اس سے کم وقفہ کیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ (البحر الرائق، بدائع الصنائع، رد المحتار مع الدر المختار)

اس کے بعد امام ''اعوذ باللہ'' اور ''بسم اللہ'' پڑھ کر عام نمازوں کی طرح سورتِ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورت پڑھ کر رکوع اور دو سجدے کر کے پہلی رکعت مکمل کرلے۔

دوسری رکعت ادا کرنے کا طریقہ:

دوسری رکعت کے لیے اٹھنے کے بعد امام بسم اللہ، پھر سورتِ فاتحہ پھر کوئی سورت پڑھے گا،اس کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی، جس کا طریقہ پہلی رکعت کی طرح ہے کہ ہر تکبیر کے لیے کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے کی بجائے چھوڑ دیے جائیں گے، تیسری تکبیر کہنے کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں گے، پھر اس کے بعد بقیہ نماز پوری کرلینی ہے۔

مقتدی اگر تکبیرات ادا ہو جانے کے بعد نماز کے لیے پہنچے تو اس کا حکم:

مقتدی اگر عید کی نماز کے لیے تکبیرات ادا ہو جانے کے بعد پہنچے تو اس کی متعدد صورتیں ہیں، ہر ایک کا حکم درج ذیل ہے:

1۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز کے لیے ایسے وقت میں پہنچا کہ امام عید کی تکبیرات کہہ کر قرأت شروع کر چکا تھا، تو اس صورت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنے کے بعد فورًا تین تکبیرات کہہ لے،اس کے بعد امام کی قرأت خاموشی سے سنے۔

2۔ اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں اس وقت پہنچا کہ امام رکوع میں جا چکا تھا، تو اگر اس کو یہ غالب گمان ہو کہ میں قیام یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں ہی تین تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاؤں گا، تو نیت باندھنے کے بعد قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر

میں قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہنے لگ گیا تو امام رکوع سے اٹھ جائے گا، تو ایسی صورت میں نیت باندھنے کے بعد سیدھا رکوع میں چلا جائے اور رکوع ہی میں ہاتھ اٹھائے بغیر تینوں تکبیرات کہہ لے اور رکوع کی تسبیحات بھی پڑھے، البتہ اگر تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ ہو تو صرف عید کی تکبیرات ہی کہہ لے۔

اگر رکوع میں تین تکبیرات کہنے سے پہلے ہی امام رکوع سے اٹھ جائے تو یہ مقتدی بھی کھڑا ہو جائے، اور جو تکبیرات رہ گئی ہیں وہ معاف ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیریہ، فتح القدیر، ردالمحتار)

3۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں نماز میں شریک ہوا کہ امام پہلی رکعت کے رکوع سے اٹھ چکا تھا، یا دوسری رکعت شروع کر چکا تھا، تو اب چوں کہ یہ رکعت نکل چکی ہے اس لیے تکبیرات کہنے کا وقت نہیں رہا بلکہ ایسی صورت میں یہ شخص امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو اس میں یہ تکبیرات کہے گا۔

مسئلہ:

امام کے سلام کے بعد پہلی رکعت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ثنا پڑھے، پھر اعوذ باللہ، پھر بسم اللہ، پھر سورۃ الفاتحہ، اور پھر کوئی سورت ملائے اور پھر رکوع میں جانے سے پہلے عید کی تین زائد تکبیرات کہہ لے، جس کا طریقہ وہی ہے جو دوسری رکعت میں رکوع سے قبل تکبیرات ادا کرنے کا ہے۔ لیکن اگر عید کی یہ زائد تکبیرات ثنا کے بعد قرأت سے پہلے ہی کہہ لے تب بھی درست ہے۔

4۔ اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں ایسے وقت میں پہنچا جب امام عید کی تکبیرات کہہ کر رکوع میں جا چکا تھا، تو اس صورت میں بھی پہلی رکعت کی طرح عمل کرے کہ اگر اس کو یہ غالب گمان ہو کہ میں قیام یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں ہی تین تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاؤں گا، تو نیت باندھنے کے بعد قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہنے لگ گیا تو امام رکوع سے اٹھ جائے گا، تو ایسی صورت میں نیت باندھنے کے بعد سیدھا رکوع میں چلا جائے اور ہاتھ اٹھائے بغیر تینوں تکبیرات کہہ لے اور رکوع کی تسبیحات بھی پڑھے، البتہ اگر تسبیحات

پڑھنے کا وقت نہ ہو تو صرف عید کی تکبیرات ہی کہہ لے۔

اور اگر رکوع میں تین تکبیرات کہنے سے پہلے ہی امام رکوع سے اٹھ جائے تو یہ مقتدی بھی کھڑا ہو جائے، اور جو تکبیرات رہ گئی ہیں وہ معاف ہیں۔اس صورت میں امام کے سلام کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو اس کا طریقہ وہی ہے جو ما قبل میں بیان ہو چکا۔

5۔اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت میں پہنچا کہ امام دوسری رکعت کے رکوع سے اٹھ چکا تھا یعنی اس سے عید کی دونوں رکعتیں نکل چکی تھیں، تو وہ امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد عید کی یہ دونوں رکعتیں ادا کرے، جس کو ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جو عید کی نماز کا ہے، یعنی پہلی رکعت میں ثنا کے بعد تین تکبیرات کہے گا، پھر اس کے بعد قرأت کرلے، اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے تین تکبیرات کہے گا۔

6۔اگر کوئی شخص ایسے وقت میں نماز کے لیے پہنچا کہ امام آخری قعدے میں تھا تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں ادا کرے، جس کا طریقہ وہی ہے جو عید کی نماز کا ہے جیسا کہ ما قبل میں بیان ہو چکا۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری و دیگر کتب فقہ)

عید کی نماز میں سجدہ سہو کا حکم:

عام نمازوں کی طرح عید کی نماز میں بھی اگر سجدہ سہو واجب کرنے والی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو ادا کرنا واجب ہوتا ہے، اس لیے سجدہ سہو کرلینا چاہیے، البتہ اگر عید میں مجمع زیادہ ہو اور سجدہ سہو کرنے کی وجہ سے لوگوں میں انتشار اور ان کی نمازیں خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو معاف ہے۔

- الفتاوى الهندية:

السَّهْوُ في الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَاحِدٌ، إلَّا أَنَّ مَشَايِخَنَا قالوا: لَا يَسْجُدُ لِلسَّهْوِ في الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ؛ لِئَلَّا يَقَعَ الناس في فِتْنَةٍ، كَذَا في «الْمُضْمَرَاتِ» نَاقِلًا عن «الْمُحِيطِ».
(الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ في سُجُودِ السَّهْوِ)

عید کی نماز کے لیے خطبے کا حکم:

عید کی نماز کے لیے خطبہ دینا سنت ہے جو کہ عید کی نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔(ردالمحتار)

سکون واطمینان سے خطبہ سننے اوراس دوران خاموش رہنے کا حکم:

جب عید کا خطبہ دیا جارہا ہو تو وہاں موجود حضرات کے لیے اس وقت خاموش رہنا اوراس کو سننا واجب ہے، اس دوران بات چیت کرنا، ذکر وتلاوت کرنا یا اس طرح کسی اور دینی یا دنیوی کام میں مشغول ہونا ناجائز ہے، خطبہ چاہے جمعہ کا ہو، عید کا ہو، حج کا ہو، نکاح کا ہو یا کوئی اور خطبہ ہو؛ سب کا یہی حکم ہے۔(البحر الرائق، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عید یا جمعے کے خطبے کے دوران چندہ جمع کرنا اور چندہ دینا دونوں ہی ناجائز اور گناہ ہیں۔

عید کی نماز کے بعد دعا مانگنے کا حکم:

1۔قرآن وسنت سے عید کی نماز یا خطبے کے بعد دعا مانگنے کا صراحت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا، البتہ چونکہ فرض نمازوں کے بعد دعا کا مستحب ہونا احادیث سے ثابت ہے، اسی بنا پر عید کی نماز کے بعد بھی دعا کرنے کو جائز بلکہ مستحب قرار دیا گیا ہے، البتہ اس دعا کو بھی شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، اس کو ضروری سمجھنا اور دعا نہ کرنے والے کو ملامت کرنا ہرگز درست نہیں۔

2۔عید کی نماز کے بعد دعا کرتے وقت یہ واضح رہے کہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ خطبے کی بجائے عید کی نماز کے بعد دعا کی جائے، اسی پر حضرات اکابر کا معمول چلا آرہا ہے، اس لیے اسی کا اہتمام ہونا چاہیے۔
(امداد الفتاویٰ، امداد المفتین، امداد الاحکام، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ)

البتہ بعض حضرات نے عید کے خطبے کے بعد دعا کرنے کی بھی گنجائش دی ہے۔
(کفایت المفتی، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

عید کی نماز سے پہلے اور ان کے بعد نفل ادا کرنے کا حکم:

عید کے دن عید کی نماز سے پہلے کوئی بھی نفل نماز (چاہے اشراق ہو، چاشت ہو یا عام نفل نماز) ادا کرنا جائز نہیں، چاہے گھر میں ہو، مسجد میں ہو یا عید گاہ میں، البتہ عید کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد یا عید گاہ میں تو نفل نماز ادا کرنا جائز نہیں، لیکن گھر آکر ادا کرنا جائز ہے چاہے اشراق ہو، چاشت ہو یا عام نفل نماز۔
(رد المحتار، عمدۃ الفقہ)

عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد قضا نماز ادا کرنے کا حکم:

عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد قضا نماز ادا کرنا جائز ہے، چاہے گھر میں ادا کرے، مسجد میں ادا کرے یا عید گاہ میں ادا کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد مسجد اور عید گاہ میں قضا نماز ادا نہ کرے تاکہ غلط فہمی پیدا نہ ہو۔

- الفتاوى الهندية:

إِذَا قَضَى صَلَاةَ الْفَجْرِ قبل صَلَاةِ الْعِيدِ لَا بَأْسَ بِهِ، وَلَوْ لم يُصَلِّ صَلَاةَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ جَوَازَ صَلَاةِ الْعِيدِ، وَكَذَا يَجُوزُ قَضَاءُ الْفَوَائِتِ الْقَدِيمَةِ قَبْلَهَا، لَكِنْ لو قَضَاهَا بَعْدَهَا فَهُوَ أَحَبُّ وَأَوْلَى، هَكَذَا في «التَّتَارْخَانِيَّة» نَاقِلًا عن «الْحُجَّةِ». (الْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ في صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)

عید الفطر کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تکبیرات کہنے کا اہتمام:

عید الفطر کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ آواز سے تکبیراتِ تشریق کہنا سنت اور مستحب ہے، اور تکبیرات کا یہ سلسلہ عید گاہ یا مسجد پہنچ جانے تک جاری رکھنا چاہیے۔ بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں، اس لیے اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے۔

تکبیراتِ تشریق کے الفاظ:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

احادیث اور فقہی عبارات

- مُصنف ابن أبي شيبة:

٥٦٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو يَوْمَ الْعِيدِ، وَيُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الإِمَامَ.

٥٦٦٧- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى، وَحَتَّى يَقْضِيَ الصَّلَاةَ، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَطَعَ التَّكْبِيرَ.

٥٦٧٢- حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُكَبِّرَ يَوْمَ الْعِيدِ.

(فِي التَّكْبِيرِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ)

- الفتاوى الهندية:

وَيُكَبِّرُ فِي الطَّرِيقِ فِي الْأَضْحَى جَهْرًا يَقْطَعُهُ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْمُصَلَّى، وهو الْمَأْخُوذُ بِهِ. وفي الْفِطْرِ الْمُخْتَارُ من مَذْهَبِهِ أَنَّهُ لَا يَجْهَرُ، وهو الْمَأْخُوذُ بِهِ، كَذَا في «الْغِيَاثِيَّةِ»، أَمَّا سِرًّا فَمُسْتَحَبٌّ، كَذَا في «الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ». (صَلَاة الْعِيدَيْنِ)

- رد المحتار على الدر المختار:

أَقُولُ: مَا فِي «الْخُلَاصَةِ» يُشْعِرُ بِهِ كَلَامُ «الْخَانِيَّةِ» فَإِنَّهُ قَالَ: وَيُكَبِّرُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَجْهَرُ، وَلَا يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، لَكِنْ لَا شَكَّ أَنَّ الْمُحَقِّقَ ابْنَ الْهُمَامِ لَهُ عِلْمٌ تَامٌّ بِالْخِلَافِ أَيْضًا، كَيْفَ وَفِي «غَايَةِ الْبَيَانِ»: الْمُرَادُ مِنْ نَفْيِ التَّكْبِيرِ التَّكْبِيرُ بِصِفَةِ الْجَهْرِ وَلَا خِلَافَ فِي جَوَازِهِ بِصِفَةِ الْإِخْفَاءِ اهـ. فَأَفَادَ أَنَّ الْخِلَافَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَصَاحِبَيْهِ فِي الْجَهْرِ وَالْإِخْفَاءِ لَا فِي أَصْلِ التَّكْبِيرِ، وَقَدْ حَكَى الْخِلَافَ كَذَلِكَ فِي «الْبَدَائِعِ» وَ«السِّرَاجِ» وَ«الْمَجْمَعِ» وَ«دُرَرِ الْبِحَارِ» وَ«الْمُلْتَقَى» وَ«الدُّرَرِ» وَ«الِاخْتِيَارِ» وَ«الْمَوَاهِبِ» وَ«الْإِمْدَادِ» وَ«الْإِيضَاحِ» وَ«التتارخانية» وَ«التَّجْنِيسِ» وَ«التَّبْيِينِ» وَ«مُخْتَارَاتِ النَّوَازِلِ» وَ«الْكِفَايَةِ» وَ«الْمِعْرَاجِ». وَعَزَاهُ فِي «النِّهَايَةِ» إلَى «الْمَبْسُوطِ» وَ«تُحْفَةِ الْفُقَهَاءِ» وَ«زَاد الْفُقَهَاء»، فَهَذِهِ مَشَاهِيرُ كُتُبِ الْمَذْهَبِ مُصَرِّحَةٌ بِخِلَافِ

مَا فِي «الْخُلَاصَةِ» بَلْ حَكَى الْقُهُسْتَانِيُّ عَنِ الْإِمَامِ رِوَايَتَيْنِ: إحْدَاهُمَا أَنَّهُ يُسِرُّ، وَالثَّانِيَةُ أَنَّهُ يَجْهَرُ كَقَوْلِهِمَا قَالَ: وَهِيَ الصَّحِيحُ عَلَى مَا قَالَ الرَّازِيّ، وَمِثْلُهُ فِي «النَّهْرِ». وَقَالَ فِي «الْحَلْبَةِ»: وَاخْتُلِفَ فِي عِيدِ الْفِطْرِ؛ فَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ قَوْلُ صَاحِبَيْهِ وَاخْتِيَارُ الطَّحَاوِيِّ: أَنَّهُ يَجْهَرُ، وَعَنْهُ: أَنَّهُ يُسِرُّ، وَأَغْرَبَ صَاحِبُ «النِّصَابِ» حَيْثُ قَالَ: يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ سِرًّا كَمَا أَغْرَبَ مَنْ عَزَا إلَى أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ لَا يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ أَصْلًا، وَزَعَمَ أَنَّهُ الْأَصَحُّ كَمَا هُوَ ظَاهِرُ «الْخُلَاصَةِ». اهـ. فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ مَا فِي «الْخُلَاصَةِ» غَرِيبٌ مُخَالِفٌ لِلْمَشْهُورِ فِي الْمَذْهَبِ فَافْهَمْ، وَفِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ الصَّغِيرِ»: وَيَوْمُ الْفِطْرِ لَا يَجْهَرُ بِهِ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُمَا يَجْهَرُ، وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْهُ، وَالْخِلَافُ فِي الْأَفْضَلِيَّةِ، أَمَّا الْكَرَاهَةُ فَمُنْتَفِيَةٌ عَنِ الطَّرَفَيْنِ اهـ. وَكَذَا فِي «الْكَبِيرِ»، وَأَمَّا قَوْلُ «الْفَتْحِ»: إذْ لَا يُمْنَعُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى إلَخْ فَهُوَ مَنْقُولٌ فِي «الْبَدَائِعِ» وَغَيْرِهَا عَنِ الْإِمَامِ فِي بَحْثِ تَكْبِيرِ التَّشْرِيقِ. هَذَا وَقَدْ ذَكَرَ الشَّيْخُ قَاسِمٌ فِي «تَصْحِيحِهِ» أَنَّ الْمُعْتَمَدَ قَوْلُ الْإِمَامِ. (بَابُ الْعِيدَيْنِ)

عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تکبیرات کہنے کا اہتمام:

عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تکبیراتِ تشریق کچھ بلند آواز سے کہنا سنت اور مستحب ہے، اور تکبیرات کا یہ سلسلہ عید گاہ یا مسجد پہنچ جانے تک جاری رکھنا چاہیے۔ بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں، اس لیے اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے۔

تکبیراتِ تشریق کے الفاظ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

احادیث اور فقہی عبارات

- مُصنف ابن أبي شيبة:

٥٦٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ

يَغْدُو يَوْمَ الْعِيدِ، وَيُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الإِمَامُ.

٥٦٦٧- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى، وَحَتَّى يَقْضِيَ الصَّلَاةَ، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَطَعَ التَّكْبِيرَ.

٥٦٧٢- حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُكَبِّرَ يَوْمَ الْعِيدِ.

(فِي التَّكْبِيرِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ)

- الاختيار لتعليل المختار:

يستحب في يوم الأضحى ما يستحب في يوم الفطر إلا أنه يؤخر الأكل بعد الصلاة، ويكبر في طريق المصلي جهرًا. (باب صلاة العيدين)

- الفتاوى الهندية:

وَيُكَبِّرُ فِي الطَّرِيقِ فِي الْأَضْحَى جَهْرًا يَقْطَعُهُ إذَا انْتَهَى إلَى الْمُصَلَّى وهو الْمَأْخُوذُ بِهِ.

(صَلَاة الْعِيدَيْنِ)

- الموسوعة الفقهية الكويتية:

أَمَّا التَّكْبِيرُ فِي الْغُدُوِّ إِلَيْهَا فَقَدْ ذَهَبَ الْفُقَهَاءُ إِلَى مَشْرُوعِيَّتِهِ عِنْدَ الْغُدُوِّ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الْمَنَازِلِ وَالأَسْوَاقِ وَالطُّرُقِ إِلَى أَنْ تَبْدَأَ الصَّلَاةُ. (عِيد)

- رد المحتار على الدر المختار:

(قَوْلُهُ: فِي طَرِيقِهَا) لَيْسَ التَّقْيِيدُ بِهِ لِلِاحْتِرَازِ عَنِ الْبَيْتِ أَوِ الْمُصَلَّى، وَإِنَّمَا هُوَ لِبَيَانِ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ عِيدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فَإِنَّ السُّنَّةَ فِي الْأَضْحَى التَّكْبِيرُ فِي الطَّرِيقِ كَمَا سَيَأْتِي فَافْهَمْ.

(بَابُ الْعِيدَيْنِ)

- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر:

(وَالْأَضْحَى كَالْفِطْرِ) فِي الْكُلِّ إلَّا فِي بَعْضِ أَحْكَامِهِ نَبَّهَ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ: (لَكِنْ يُسْتَحَبُّ) ...... (وَيَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ فِي طَرِيقِ الْمُصَلَّى)، وَفِي أَكْثَرِ الْكُتُبِ: وَالْجَهْرُ سُنَّةٌ فِيهِ اتِّفَاقًا. وَفِيهِ إشَارَةٌ إلَى أَنَّهُ يَقْطَعُ التَّكْبِيرَ عِنْدَ انْتِهَائِهِ إلَى الْمُصَلَّى؛ لِأَنَّ إطْلَاقَهُ يَدُلُّ عَلَى عَدَمِ الِاسْتِحْبَابِ فِي الْبَيْتِ

وَفِي الْمُصَلَّى، وَهُوَ رِوَايَةٌ، وَفِي رِوَايَةٍ: حَتَّى يَشْرَعَ الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ، كَمَا فِي «الْكَافِي».
(بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
ذوالحجہ 1441ھ/جولائی 2020